احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ ۔23 جولائی 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 23 جولائی 2011ء 20 شعبان 1432 ہجری 23 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 169

جنگ عظیم کی پیشگوئی

1914ء میں دنیا کی پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی جس کی تفصیلی علامات حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بیان فرمادی تھیں جو من وعن کمال صفائی اور وضاحت سے پوری ہوئیں۔

اس جنگ عظیم کی نسبت حضرت مسیح موعود نے خبر دی تھی کہ ع

زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی با حال زار

چنانچہ عین اس کے مطابق دنیا کے سب سے طاقتور روسی بادشاہ نکولس دوم زار کا تختہ الٹ دیا گیا اور 16 جولائی 1918ء کو بالشویکوں نے اسے اور اس کے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دیا۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسری پیشگوئی یہ تھی کہ ہر طرف سے مالی امداد آئے گی۔ یہ مالی امداد اب تک پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ آ چکی ہے۔ بلکہ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے ڈاکخانجات کے رجسٹر کافی ہیں اور پھر تیسری پیشگوئی یہ تھی کہ لوگ کثرت سے آئیں گے۔ سو اس قدر کثرت سے آئے کہ اگر ہر روزہ آمدن اور خاص وقتوں کے مجمعوں کا اندازہ لگایا جائے تو کئی لاکھ تک اس کی تعداد پہنچتی ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کو محکمہ پولیس کے وہ ملازم خوب جانتے ہیں جن کو اس طرف خیال رکھنے کا حکم ہے اور نیز قادیان کے تمام لوگ جانتے ہیں اور پھر چوتھی پیشگوئی یہ تھی کہ خدا فرماتا ہے کہ لوگوں کے حملوں سے ہم بچائیں گے اور تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے سو اس کا ظہور بھی ہو چکا۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ میں یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ میں پھانسی دیا جاؤں اور کرم دین جس نے ناحق موجب مجھ پر فوجداری مقدمے کئے اس کا بھی یہی ارادہ تھا کہ میں کسی طرح سخت قید کی سزا پاؤں اور وہ اس مقدمہ بازی میں اکیلا نہ تھا بلکہ کئی مولوی اور حاسد دنیا دار کے ساتھ شریک تھے اور اس کے لئے چندے ہوتے تھے۔ سو خدا نے مجھے بچا لیا اور اپنی پیشگوئیوں کو سچا کر کے دکھلا دیا۔ پھر پانچویں پیشگوئی یہ تھی کہ خدا دنیا میں عزت کے ساتھ تجھے شہرت دے گا۔ سو اس کا پورا ہونا محتاج بیان نہیں۔ چھٹی پیشگوئی یہ تھی کہ اس قدر لوگ آئیں گے کہ عنقریب ہے کہ تو ان کی ملاقات سے تھک جائے یا کثرت مہمانداری کی وجہ سے بدخلقی کرے۔ سو اس پیشگوئی کا وقوع نہایت ظاہر ہے اور جن لوگوں کو قادیان میں آنے کا اتفاق ہوتا رہا ہے وہ کثرت آمد مہمانوں کو دیکھ کر گواہی دے سکتے ہیں کہ واقعی بعض اوقات اس کثرت سے مہمان جمع ہوتے ہیں اور اس کثرت سے ملاقاتوں کی کشمکش ہوتی ہے کہ اگر یہ وصیت ہر وقت ملحوظ نہ ہو تو ممکن ہے کہ ضعف بشریت بدخلقی کی طرف مائل کر دیوے یا مہمانداری میں فتور پیدا ہو جائے۔ سب کے ساتھ خوش خلقی سے مصافحہ کرنا اور باوجود صدہا لوگوں کے اجتماع کے ہر ایک کے ساتھ پورے اخلاق سے پیش آنا بجز خدا کی مدد کے ہر ایک کا کام نہیں۔ ساتویں پیشگوئی ان (۔) کی نسبت ہے جو ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے۔ سو جس کا جی چاہے آ کر دیکھ لے۔

یہ سات قسم کے نشان ہیں جن میں سے ہر ایک نشان ہزارہا نشانوں کا جامع ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد21ص74)

نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا

حضرت مسیح موعود نے **نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا** سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ

"اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص37)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ جات وفراہمی نصاب

سکولز نظارت تعلیم (ایوننگ کلاسز)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مریم ہائیر سیکنڈری سکول دارالنصر اور بیوت الحمد گرلز سکول ربوہ میں شام کی کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے ان کلاسز میں پریپ تا ہشتم کلاسز شامل ہیں۔ ایڈمیشن اگست 2011ء میں ہوں گے۔ معین تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ والدین نوٹ فرما لیں۔ کتب سکول میں مہیا کی جائیں گی۔ مفصل اعلان صفحہ 2 پر دیکھیں۔

مفصل اعلان صفحہ 2 پر دیکھیں۔

فون: 047-6212473
فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

نصاب (سکولز نظارت تعلیم)

Class	English	Urdu	Math	Islamiat	Comp.Sc	Social Sd./Pak Studeis	Gen. Sc	Physics	Chemistry	Biology
Prep	Oxford Progressive	Oxford Chambali	Oxford Countdown	نصاب وقف نو (چھ سال کی عمر تک)	......	......	......	......	......	......
1	Oxford Progressive	Oxford Motia	Oxford Countdown	Oxford Dimond	......	Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science	......	......	......
2	Oxford Progressive	Oxford Gainda	Oxford Countdown	Oxford	......	Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science	......	......	......
3	Oxford Progressive	Oxford SadaBahar	Oxford Countdown	Oxford	......	Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science	......	......	......
4	Oxford Progressive	Oxford Nargis	Oxford Countdown	Oxford	......	Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science	......	......	......
5	Oxford Progressive	Oxford Gul-e-lala	Oxford Countdown	Oxford	......	Oxford Social Studies (Nicholas Horsburgh)	Oxford Primary Science	......	......	......
6	Oxford Progressive	Oxford Champa	Oxford Countdown	Oxford	PTB	Oxford Social Studies (Peter Moss)	Oxford Exploring Science	......	......	......
7	Oxford Progressive	Oxford SoorajMukhi	Oxford Countdown	Oxford	PTB	Oxford Social Studies (Peter Moss)	Oxford Exploring Science	......	......	......
8	Oxford Progressive	Oxford Kanwal	Oxford Countdown	Oxford	......	Oxford Social Studies (Peter Moss)	Oxford Fact File 3			
9	Oxford Progressive	AKU Nazm-o-Nasr	PTB	PTB	PTB	Introduction to Pakistan Studies Ikram Rabbani	......	Physics Matters	Chemistry Matters	PTB
10	Oxford Progressive	AKU Nazm-o-Nasr	PTB	PTB	PTB	Introduction to Pakistan Studies Ikram Rabbani	......	Physics Matters	Chemistry Matters	PTB

ہائر سیکنڈری سکولز و کالج نظارت تعلیم

امسال نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج۔ ناصر ہائر سیکنڈری سکول اور مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں فرسٹ ایئر کے لئے نصاب آغا خاں بورڈ کے مطابق مقرر کیا گیا ہے۔ آکسفورڈ کی کتب داخلہ جات کے بعد متعلقہ ادارہ جات سے دستیاب ہوں گی۔ والدین نوٹ فرمالیں۔

	English	Urdu	Math	Islamiat & Pak. Studies	Comp.Sc	Economics	Statistics	Physics	Chemistry	Biology
1st Year Recommended Books	Oxford Progressive 9,10	AKU Nazm-o-Nasr	Oxford By M. Zahid Rafiq Bhatti	PTB	PTB	Fundamentals of Economics By. H. Vaseer (Farhan Publisher)	PTB	Oxford Nikhat Khan	PTB	PTB

جومضامین شیڈڈ ہیں۔ وہ بازار سے دستیاب ہیں۔ دیگر تمام کتب سکولز سے مہیا کی جائیں گی۔ فون 047-6212473 فیکس:047-6212398

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جنگ ٹرانسوال اور جلسہ دعا

مکرم طارق حیات صاحب

﴿قسط اول﴾

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قادیان میں 2فروری 1900ء کو عیدالفطر تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی ہدایت پر قادیان اور اس کے قریبی دیہات کے علاوہ مدراس، کشمیر، شاہجہانپور (یو۔پی) جموں، متھرا، جھنگ، ملتان، سنور، کپورتھلہ، مالیرکوٹلہ، لدھیانہ، شاہ پور، سیالکوٹ، گجرات، لاہور، امرتسر، بٹالہ اور گورداسپور وغیرہ مقامات سے ایک ہزار سے متجاوز افراد جمع ہوگئے اور بعض روایات کے مطابق ہندوستان سے باہر کے بھی کچھ معزز احباب حاضر تھے۔ حضور صبح 8 بجے اپنی جماعت کے ساتھ اس وسیع میدان میں جو قصبہ قادیان کی غربی جانب واقع اور قدیم عیدگاہ ہے، تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے نماز عیدالفطر پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک نہایت لطیف اور موثر خطبہ عید دیا۔ دن نو بجے تک اردگرد کے دیہات سے احباب اس اجتماع میں شامل ہوتے رہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے خطبہ میں سورۃ الناس کی تفسیر کرتے ہوئے عجیب وغریب نکات و معارف بیان کئے اُن دنوں چونکہ انگریزی حکومت جنوبی افریقہ کے مقامی باشندوں سے نبرد آزما تھی۔ اس لئے آپ نے اپنی تقریر میں حکومت کی طرف سے آزادی مذہب کی پالیسی کو سراہتے ہوئے احباب کو اس کی فتح کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی بلکہ تقریر کے بعد آپ نے حاضرین سمیت دعا بھی فرمائی۔ اس مناسبت سے اس تقریب کو ''جلسہ دعا'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی یہ تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور اس کا پیغام اور زبان بالکل عام فہم اور واضح تھی کہ اس جلسہ کی روداد قلم بند کرنے والے صاحب کے مطابق ''دیہاتی آدمی بھی جو مویشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ متاثر ہوکر بول اٹھے، حضرت اقدس سب سچ کہہ رہے ہیں......''

اُس زمانہ کے جماعتی اخبار 'الحکم' کے نمائندہ کے حوالہ سے ملفوظات میں درج ہے کہ ''عیدالفطر کی تقریب پر حضرت اقدس نے ایک خاص جلسہ اس غرض کے لئے منعقد فرمایا کہ تا جنگ ٹرانسوال کی کامیابی کے لئے دعا کی جاوے اور رعایا کو گورنمنٹ انگلشیہ کے حقوق اور ان کے فرائض سے آگاہ کیا جاوے......''

حضور نے اپنے خطبہ عیدالفطر میں حقیقی توحید کی طرف متوجہ کرتے ہوئے آغاز کیا اور فرمایا:

''مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہئے، جس نے ان کو ایک ایسا دین بخشا ہے جو علمی اور عملی طور پر ہرایک قسم کے فساد اور مکروہ باتوں اور ہرایک نوع کی قباحت سے پاک ہے''۔

پھر آپ نے اپنی تقریر کے دوران بہت ہی اچھوتے انداز میں متفرق امور پر روشنی ڈالی۔ اور اس خطبہ عید میں اس اعتراض کا کافی وشافی جواب بھی موجود ہے کہ'' بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزاغلام احمد صاحب نے انگریزی حکومت کی تعریف کیوں کی؟؟'' آپ نے تاریخی حالات بتفصیل بیان فرما کر حقیقت حال واضح فرمائی۔ اور جنگ ٹرانسوال کا بھی تذکرہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اسلام بادشاہ وقت اور محسن کے حقوق قائم کرتا ہے۔ یہ دنی الطبع لوگ اپنے پیٹ کی خاطر حدود اللہ کو توڑتے ہیں اور ان کی رذالت اور سفاہت اور سفاکی کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ایک روٹی کے لئے باسانی ایک انسان کا خون کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی آجکل ہماری گورنمنٹ کو ٹرانسوال کی ایک چھوٹی سی جمہوری سلطنت کے ساتھ مقابلہ ہے۔ وہ سلطنت پنجاب سے بڑی نہیں ہے اور یہ سراسر اس کی حماقت ہے کہ اس قدر بڑی سلطنت کے ساتھ مقابلہ شروع کیا ہے، لیکن اس وقت جبکہ مقابلہ شروع ہوگیا ہے ہرایک (-) کا حق ہے کہ انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرے۔ ہم کو ٹرانسوال سے کیا غرض۔ جس کے ہم پر ہزاروں احسان ہیں، ہمارا فرض ہے کہ اس کی خیرخواہی کریں۔ ایک ہمسایہ کے اتنے حقوق ہیں کہ اس کی تکلیف سن کر اس کا پتہ پانی ہوجاتا ہے، تو کیا اب ہمارے دلوں کو سرکار انگلشیہ کے وفادار سپاہیوں کے مصائب پڑھ کر صدمہ نہیں پہنچتا''۔

(روداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد15 ص622)

پھر اثنائے خطبہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف مثالوں سے اپنی جماعت کو سمجھایا کہ حکومت وقت کی اطاعت کی اس قدر تاکید کی غرض وغایت کیا ہے اور ماضی کی حکومت کے حالات سے مقارنہ و موازنہ کرکے اپنا نکتہ نظر کھولا کہ انگریزی حکومت کی تعریف کا سبب کیا ہے۔

نمائندہ ''الحکم'' بتاتا ہے کہ اس کے بعد حضرت اقدس نے نہایت جوش اور خلوص کے ساتھ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سب حاضرین نے جن کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز تھی۔ دعا کی اور بہت دیر تک فتح اور کامیابی کے لئے یہ دعا جاری رہی۔

(روداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد15 ص624)

یاد رہے کہ حضور نے اُس زمانہ میں اپنے معزز اصحاب کے اتنے بڑے جلسہ میں طویل اور لطیف خطبہ ارشاد فرمانے اور اجتماعی دعا کروانے کے علاوہ 10فروری 1900ء کو بذریعہ اشتہار جنگ ٹرانسوال کے مجروحین اور جان سے ہاتھ دھونے والوں کے لواحقین یعنی بیوگان اور یتیموں کی امداد کے لئے چندہ کی تحریک بھی کی۔ جس پر جماعت کے دوستوں کی طرف سے پانچ سو روپیہ کی امدادی رقم جمع ہوئی جو انہی ایام میں حکومت کو بھجوادی گئی۔

اس چندہ کے لئے جو اشتہار دیا گیا اس کا متن یہ تھا:

اپنی جماعت کے لئے ایک ضروری اشتہار

چونکہ (-) ہند پر علی العموم اور (-) پنجاب پر بالخصوص گورنمنٹ برطانیہ کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔ لہٰذا (-) اپنی اِس مہربان گورنمنٹ کا جس قدر شکریہ ادا کریں اتنا ہی تھوڑا ہے۔ کیونکہ (-) کو ابھی تک وہ زمانہ نہیں بھولا جبکہ وہ سکھوں کی قوم کے ہاتھوں ایک دہکتے ہوئے تنور میں مبتلا تھے اور ان کے دست تعدّی سے نہ صرف (-) کی دُنیا ہی تباہ تھی بلکہ اُن کے دین کی حالت اس سے بھی بدتر تھی دینی فرائض کا ادا کرنا تو درکنار بعض اذان نماز کہنے پر جان سے مارے جاتے تھے۔ ایسی حالت زار میں اللہ تعالیٰ نے دُور سے اس مبارک گورنمنٹ کو ہماری نجات کیلئے ابر رحمت کی طرح بھیج دیا۔ جس نے آن کر نہ صرف ان ظالموں کے پنجہ سے بچایا۔ بلکہ ہر طرح کا امن قائم کرکے ہر قسم کے سامان آسایش مہیا کئے اور مذہبی آزادی یہاں تک دی کہ ہم بلادریغ اپنے دین متین کی اشاعت نہایت خوش اسلوبی سے کرسکتے ہیں۔ ہم نے عیدالفطر کے موقع پر اس مضمون پر مفصل تقریر کی تھی۔ جس کی مختصر کیفیت تو انگریزی اخباروں میں جاچکی ہے اور باقی تفصیل کیفیت عنقریب حبی فی اللہ مرزا خدابخش صاحب شائع کرنیوالے ہیں۔ ہم نے اس مبارک عید کے موقعہ پر گورنمنٹ کے احسانات کا ذکر کرکے اپنی جماعت کو جو اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتی ہے اور دیگر لوگوں کی طرح منافقانہ زندگی بسر کرنا گناہ عظیم سمجھتی ہے توجہ دلائی کہ سب لوگ تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جنگ میں جو ٹرانسوال میں ہو رہی ہے فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد (-) کا اعظم فرض ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربانی گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کار ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے دین کی محافظ ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہیں اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے اُن زخمیوں کے واسطے جو جنگ ٹرانسوال میں مجروح ہوئے ہیں چندہ دیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہٰذا اپنی جماعت کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہرایک شہر میں فہرست مکمل کرکے اور چندہ وصول کرکے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدابخش صاحب کے پاس بمقام قادیان بھیج دیں کیونکہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپ کا روپیہ مع فہرستوں کے آجائیگا۔ تو اس فہرست چندہ کو اُس رپورٹ میں درج کیا جائیگا جس کا ذکر اُوپر ہوچکا ہے۔ ہماری جماعت اِس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔ والسلام

راقم میرزا غلام احمد از قادیان

17فروری 1900ء

(روداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد15 ص624)

حضور کا پیغام جہاں جہاں پہنچا وہاں وہاں سے آپ کے معزز رفقاء نے لبیک کہتے ہوئے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فوراً رقوم ارسال کرنا شروع کردیں جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ اس سارے کام کی ذمہ داری آپ نے حضرت مرزا خدابخش صاحب کے سپرد فرمائی تھی انہوں نے لکھا ہے کہ

10/فروری کے اشتہار میں یہ خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ روداد کے ساتھ فہرست اسماء چندہ دہندگان شائع کی جائے گی۔ لیکن چونکہ روداد کی ضخامت بڑھ گئی ہے لہٰذا حضرت امام ہادیٔ انام مناسب نہیں سمجھتے کہ فہرست شائع کی جائے۔ بڑی رقوم صرف معدودے چند اصحاب کی طرف سے موصول ہوئی ہیں اور باقی بہت قلیل رقوم ہیں چنانچہ سب سے بڑی رقم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کی طرف سے آئی ہے اور سب سے چھوٹی رقم 3 پائی تک ہے۔

چونکہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود روپیہ بھیجنے میں زیادہ توقف پسند نہیں فرماتے ہیں اس لئے تاریخ مقررہ اشتہار کی انتظار کرکے پانسو روپے کی رقم جناب چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ارسال کردی گئی۔

(روداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد15 ص626)

اس امر کا ظاہر کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس ان لوگوں پر جنہوں نے اپنی اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق زخمیان و بیوگان و یتیمان سرکار برطانیہ کی ہمدردیٔ اور امداد کی ہے بہت ہی خوش ہوئے ہیں............

پھر مرزا خدابخش صاحب نے روداد جلسہ دعا میں مزید لکھا کہ:

''جو چندہ کہ اس غریب جماعت کی طرف

سے بھیجا گیا تھا وہ عالی شان گورنمنٹ کے مقابلہ میں ایک نہایت ہی قلیل تھا۔لیکن اُس عالی حوصلہ گورنمنٹ نے اس کو بڑی عزّت کے ساتھ قبول فرمایا اور مزید براں مسرّت بھی ظاہر کی ...... کہ پانسو کی ذلیل رقم پر جناب نواب لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ نے خوشنودی کی رسید ارسال فرمائی۔اور فتوحات افریقہ جنوبی پر مبارک بادی کی تار دینے پر جناب امام ہمام ہادی انام کو عالی جناب نواب گورنر جنرل وائسرائے بہادر بالقابہ اور جناب لاٹ صاحب پنجاب نے اپنی اپنی چٹھیات میں مسرت ظاہر فرمائی اور شکریہ ادا کیا ہے..........''

(روداد جلسہ دعا۔روحانی خزائن جلد 15 ص 627,626)

ان چٹھیوں میں سے صرف دو کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

چٹھی نمبر 234

از طرف جے۔ایم۔سی۔ڈوئی صاحب بہادر آئی۔سی۔ایس قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بخدمت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور مورخہ 26/ مارچ 1900ء از مقام لاہور۔

صاحب من! نواب لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ ہم آپ کو اطلاع دیں کہ جو فیاضانہ عطیہ تعدادی روپیہ کا آپ کے اور آپ کے مریدوں کی جانب سے سرکار برطانیہ کے جنوبی افریقہ کے بیمار اور زخمی بھائیوں کی امداد کیلئے بھیجا ہے وہ پہنچ گیا ہے اور صاحبان کنگ کنگ کمپنی کو بمبئی میں بھیج دیا گیا ہے۔

راقم آپ کا نہایت ہی فرمانبردار سرونٹ جے۔ایم۔ڈوئی قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

چٹھی نمبر 166

مورخہ 9 مارچ 1900ء از مقام لاہور

از جانب ڈبلیو۔آر۔ایچ مرک صاحب سی۔ایس۔آئی۔قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور

صاحب من! مجھے نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی جانب سے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کو اطلاع دُوں کہ وہ آپ کو اس مبارکبادی کے عوض میں جو آپ نے ان فتوحات کی نسبت دی ہے جو سرکار برطانیہ کو جنوبی افریقہ میں نصیب ہوئی ہیں مسرّت آمیز شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آپ کا نہایت ہی فرمانبردار سرونٹ ڈبلیو مرک صاحب قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب''

(روداد جلسہ دعا۔روحانی خزائن جلد نمبر 15 ص 628,627)

اور تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ اس لڑائی کو ''بوئروں'' کی جنگ کا نام دیا گیا ہے۔''بوئر'' ولندیزی آبادکاروں کی نسل سے تھے۔یہ لڑائی 1902ء تک جاری رہی اور اس کے اختتام پر ان علاقوں کو مستعمرات کا درجہ دے دیا گیا۔جنہوں نے 1915ء میں آپس میں اتحاد کر کے جنوبی افریقہ کی متحدہ حکومت قائم کر لی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم،صفحہ:82 وحاشیہ)

چونکہ عام طور پر لوگوں کو ''جنوبی افریقہ'' کی تاریخ سے واقفیت کم ہے۔اس لئے امام الزمان حضرت مسیح موعود کے اس قدر اہتمام یعنی اپنے اصحاب کو بلانا، ایک جلسہ کرنا، تفصیلی حالات کا تذکرہ کر کے دعا کروانا اور پھر چندہ کی تحریک کرنے کا عظیم الشان تاریخی معاملہ نئی نسل کے سامنے عموماً کم مذکور ہوتا ہے۔

ہندوستان کے مسلم زعماء کے خیالات

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تمام مسلمان جن میں اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی شیعہ وغیرہ شامل تھے، سکھا شاہی کے دور کے بعد حکومت انگریزی کے عدل اور انصاف پر اس کے مداح تھے۔اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی حکومت کی طرف سے دی جانے والی مذہبی آزادی اور عدل و انصاف پر حکومت کی تعریف کرتے تھے اور یہ عمل اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے عین مطابق تھا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی حکم دیا ہے کہ جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے تم بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

چنانچہ اس وقت کے مسلم زعماء یہی سمجھتے تھے اور اسی کے مطابق ان کا طرز عمل تھا۔چنانچہ ذیل میں تقریباً تمام مسلمان فرقوں اور اکائیوں کی نمائندگی کرنے والے علماء اور مدبرین کے حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔

اہل حدیث گروہ کے سربراہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی انگریزی سلطنت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم، ایران، خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے''۔

(رسالہ اشاعۃ السنۃ۔جلد 6 نمبر 10 صفحہ 292-293)

پھر فرماتے ہیں:۔

''اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں''۔

(رسالہ اشاعۃ السنۃ۔جلد 6 نمبر 10 صفحہ 292-293)

مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی فرماتے ہیں:۔

''سارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی متقضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ آئے''۔

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ 4-5 مطبوعہ 1890ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

''کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے؟ توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق''۔

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ 19 مطبوعہ 1890ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

''میں اپنی معلومات کے مطابق اس وقت ہندوستان کے والیان ملک پر نظر ڈالتا تھا اور برما اور نیپال اور افغانستان بلکہ فارس اور مصر اور عرب تک خیال دوڑاتا تھا اس سرے سے اس سرے تک ایک متنفس سمجھ میں نہیں آتا تھا جس کو میں ہندوستان کا بادشاہ بناؤں۔امیدواران سلطنت میں سے اور کوئی گروہ اس وقت موجود نہ تھا کہ میں اس کے استحقاق پر نظر کرتا پس میرا اس وقت فیصلہ یہ تھا کہ انگریز ہی سلطنت ہندوستان کے اہل ہیں سلطنت انہی کا حق ہے انہی پر بحال رہنی چاہئے''۔

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ 26 مطبوعہ 1890ء)

مولانا ظفر علی خان صاحب جو احراری تھے وہ ایک لمبے تجربے کے بعد لکھتے ہیں:۔

''مسلمان ـــــ ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت (یعنی انگریزی حکومت۔ناقل) سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔اگر کوئی بدبخت مسلمان، گورنمنٹ سے سرکشی کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں''۔

(اخبار زمیندار لاہور 11 نومبر 1911ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

''زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایہ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایات شاہانہ اور انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے''۔

(اخبار زمیندار لاہور 23، نومبر 1911ء)

نظم میں لکھا:۔ ؎

جھکا فرط عقیدت سے مرا سر
ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر
کہ شہنشاہ ہے وہ بحر و بر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل
ہمیں اس کی نگاہ فیض اثر کا

(زمیندار 19 نومبر 1911ء)

حکیم الامت شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔ ؎

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کے لئے
اقبال اڑ کے خاک سر رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا
دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے
اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا
اک غم گسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے
زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے

(باقیات اقبال۔مرتبہ سید عبدالواحد معینی ایم اے۔آکسن شائع کردہ آئینہ ادب انارکلی لاہور۔بار دوم صفحہ 90,81,76,73)

شیعہ عالم دین علامہ السید علی الحائری نے لکھا کہ:

''ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پا چکی ہے۔جس کی نظیر اور مثال دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی غور کرو کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیونکر بے خوف وخطر پوری آزادی کے ساتھ آج سرمیدان تقریریں اور وعظ کر رہے ہو اور کس طرح ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد مسعود میں ہمیں میسر آئے ہیں جو پہلے کسی حکومت میں موجود نہ تھے۔گزشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہ کہہ سکتے تھے اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔کوئی باقاعدہ تحقیقات ہوتی نہ تھی۔ـــــ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صمیم قلب سے برٹش حکومت کا رہین احسان اور شکر گزار ہونا چاہئے اور اس کے لئے شرع بھی ان کو مانع نہیں ہے۔کیونکہ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے نوشیروان عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح و فخر کے رنگ میں بیان ہے''۔

(موعظہ تحریف قرآن بابت ماہ اپریل 1923ء ص 67,68 شائع کردہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووال لاہور)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

خاکسار کے خسر ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سکھوں میں سے نہایت کم عمری میں حلقہ بگوش احمدیت ہونے والے ایک ''مہر سنگھ'' بھی تھے جو ماسٹر سردار عبدالرحمٰن (سابق مہر سنگھ) کے نام سے موسوم ہیں۔ آپ بہت بڑے داعی الی اللہ اور مستجاب الدعوات بزرگ بن گئے۔ اپنے آبائی سکھ خاندان سے کٹ کر انہیں خدا تعالیٰ نے اپنے ایک نئے خاندان کا آدم بنا دیا جیسا کہ آپ کے ایک بیٹے سردار بشیر احمد لکھتے ہیں۔

''والد صاحب نے (احمدی) ہونے کے بعد اپنے والدین اور بھائیوں سے کہا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اگر آپ لوگ کلمہ............ پڑھ لوگے تو تمہاری اولاد آگے چلے گی ...... (ورنہ) تمہاری نسل ختم ہو جائے گی اور اب میں اس خاندان کا نیا آدم ہوں۔''

(داستانِ حیات از سردار بشیر احمد صاحب صفحہ 20-21)

چنانچہ ان کے سب بھائی میّا سنگھ، گلاب سنگھ، پرتاب سنگھ لاولد فوت ہو گئے اور حضرت مہر سنگھ کو خدا تعالیٰ نے کثیر اولاد در اولاد عطا فرمائی جو اب دنیا کے مختلف ملکوں میں خدا کے فضل سے پھیل چکی ہے۔ جب مہر سنگھ نام کا بچہ جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال ہو گی کسی طرح حضرت مسیح موعود کے پاس پہنچے تو حضور نے انہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر دیا اور اس طرح حضرت خلیفہ اول نے ہی ان کی کفالت فرمائی اور تربیت کی۔ حضرت خلیفہ اول کا آبائی وطن بھیرہ تھا پانچ سال کا عرصہ سردار عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) نے بھیرہ میں گزارا اور وہیں سے میٹرک پاس کیا۔ (بحوالہ رفقاء احمد جلد ہفتم ص 21-22) 313 رفقاء کی فہرست میں حضرت مسیح موعود نے انہیں 255 نمبر پر ''بھیرہ'' میں شمار کیا ہے۔

جہاں بھیرہ میں حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب کا گھر تھا اس کے قریب ہی خاکسار کے آباء و اجداد رہتے تھے اور حضرت خلیفہ اول سے قریبی تعلق رکھتے تھے۔ رضاعت کا رشتہ بھی تھا۔ وہیں خاکسار کے دادا جان حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب اس وقت حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کے ہم نام اور کلاس فیلو اور ہم عمر تھے بزرگوں کے اس دیرینہ تعلق کی وجہ سے ہی خاکسار کا رشتہ حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ کی پوتی مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ہوا جو ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 26/اگست 1967ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر خود ہمارے نکاح کا اعلان فرمایا (اس کے ساتھ ہی خاکسار کی اہلیہ کے ایک بھائی سردار خلیل احمد صاحب کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا) خطبہ نکاح میں حضور نے سردار صاحب کے خاندان کی نمایاں خوبیوں اور ہمارے خاندان کے اخلاص کا ذکر بھی فرمایا۔ خاکسار کی شادی 23 فروری 1969ء کو ہوئی تھی خاکسار کے خسر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عملاً ساری عمر طبی خدمات اور دعوت الی اللہ کی غرض سے پاکستان سے باہر ہی رہے اور ہمارے نکاح اور شادی پر بھی نہ آ سکے تاہم 1962ء میں ان سے خاکسار کی جلسہ سالانہ ربوہ پر اپنے والد صاحب کے ساتھ پہلی ملاقات ہوئی تھی اور وہ ہمارے بزرگوں کے دیرینہ تعلق سے آشنا تھے۔ شادی کے بعد بھی چند بار ہی ان سے ملاقات ہوئی آخری بار 1985ء میں برطانیہ کے جلسہ سالانہ پر ملاقات ہوئی تھی جب خاکسار پہلی بار مسقط سے لندن گیا تھا۔

خدمت دین، دعوت الی اللہ اور طب کے پیشہ کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت کا ان کو ایک قسم کا جنون تھا اور ہمارے ساتھ زیادہ تر خط و کتابت کے ذریعہ ان کا رابطہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ خاکسار انہیں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی تصاویر بھجوائے تا کہ انہیں دعاؤں کی یاد دہانی ہوتی رہے۔ ان کی وفات کے کئی سال بعد خاکسار ان کے گھر 2000ء کے جلسہ پر لندن میں گیا تو وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ انہوں نے ہماری تصویریں دیوار پر آویزاں کی ہوئی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر انہیں دعاؤں کی یاد دہانی ہو جاتی ہوگی۔

جماعتی لٹریچر اور ان کے بچوں اور خاندان کے دوسرے افراد سے ان کے بارے میں خاکسار نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس میں حیرت انگیز طور پر یہ بات نظر آتی ہے کہ ان کے ساتھ شروع سے ہی خارق عادت واقعات ہوتے رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے ان کی پیدائش رفقاء احمد جلد ہفتم کے مطابق، 2/اکتوبر 1906ء کی ہے۔ ان کی والدہ صاحبہ کو خواب میں پہلے ہی دکھایا گیا تھا کہ لڑکا ہوگا اس کا نام نذیر احمد رکھنا۔ ابھی وہ چند ماہ کے تھے کہ ان کی والدہ صاحبہ انہیں حضرت مسیح موعود کے پاس لے گئیں اور خواب بھی سنائی۔ حضور نے لڑکے کو گود میں لیا۔ پیار کیا اور فرمایا ''ایک نذیر تو دنیا سے سنبھالا نہیں جاتا ایک اور نذیر آ گیا ہے''۔

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص 44)

ان کے ڈاکٹر بننے کے بارے میں بھی ان کے والد صاحب کو پہلے سے خبر دی گئی اور انہیں بڑے عجیب و غریب معجزہ نما حالات میں میڈیکل کالج میں داخلہ ملا۔

مولف رفقاء احمد ملک صلاح الدین صاحب ایم اے لکھتے ہیں۔ ''ماسٹر صاحب (سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ) کو تمام اولاد کے متعلق الہامی طور پر اطلاع ملتی رہی۔ ماسٹر صاحب کا ارادہ تھا کہ نذیر احمد صاحب کو بی اے کرائیں۔ کپورتھلہ کے کالج سے ایف اے پاس کیا تو حضرت ماسٹر صاحب کو خواب میں بتایا گیا کہ نذیر احمد کو ڈاکٹر بناؤ۔ وہ ڈاکٹر بن جائے گا۔ آپ کے لکھنے پر انہوں نے کالج چھوڑا اور امرتسر میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہا لیکن گو ایف۔ اے میں اچھے نمبر آئے تھے لیکن میٹرک میں سیکنڈ دویژن تھی اس لئے داخلہ نہ مل سکا اور وہ افسردہ خاطر ہوئے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آپ کو ڈاکٹر بنانے کا ہے آپ جولائی میں آگرہ کے میڈیکل کالج میں داخل ہونے کے لئے چلے جائیں لیکن انہیں وہاں بھی داخلہ نہ ملا۔ ماسٹر صاحب نے لکھا کہ تم پروفیسروں سے ملتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا۔ خواہ اس رنگ میں کہ کوئی لڑکا فوت ہو جائے یا کسی کو کالج سے نکال دیا جائے اور جب پرنسپل نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے دریافت کیا کہ اب تم کیوں وقت ضائع کرتے ہو اب تو ویٹنگ لسٹ کا بھی موقع نہیں رہا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد صاحب کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں گا گویا خواہ کوئی لڑکا نکل جاوے یا خدا کو کوئی لڑکا مارنا پڑے۔ مجھے داخلہ ضرور مل جائے گا۔ پرنسپل صاحب نے حیران ہو کر پوچھا کیا اس زمانے میں بھی الہام ہوتا ہے تو انہوں نے بتایا کہ جب کہ اللہ تعالیٰ اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے تو وہ بولتا بھی ہے موسم گرما کی تعطیلات میں ماسٹر صاحب نے ایک ماہ دعوت الی اللہ کے لئے وقف کیا اور سفر میں دعا کرتے رہے کہ یا الٰہی میں تیرا کام کرتا ہوں تو میرا کام کر دے۔ چنانچہ موضع کریام (ضلع جالندھر) میں ظہر کی نماز میں کشفی حالت میں آگرہ کا ایک ہندو لڑکا سانولے رنگ کا دکھایا گیا کہ اسے پرنسپل صاحب کہتے ہیں کہ ''نکل جاؤ ہم نہیں مانگتا'' ماسٹر صاحب نے حضرت حاجی غلام احمد صاحب مرحوم (امیر جماعت کریام) سے کشف کا ذکر کیا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہندو لڑکا نکالا جائے گا اور میرا لڑکا داخل کر لیا جائے گا۔ چنانچہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اطلاع دی کہ گویا کشف والے وقت کی بات ہے کہ ایک ہندو لڑکا پرنسپل کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس نے کہا کہ میں دوسہرے کی تعطیلات گزار کر گھر سے آیا ہوں۔ ان کے دریافت کرنے پر کہ وہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس سے اجازت لے کر گئے تھے لڑکے نے جواب دیا کہ تعطیلات ہونے پر سب لڑکے چلے گئے اسی طرح میں بھی چلا گیا۔ میں کوئی قیدی تو نہیں تھا کہ سپرنٹنڈنٹ سے اجازت لے کر جاتا۔ اس گستاخانہ جواب سے پرنسپل صاحب نے برافروختہ ہو کر کہا ارے بے ایمان چلے جاؤ۔ ہم نہیں مانگتا اور یہ بھی کہا کہ پہلے تمہارا قصور نہ تھا لیکن اب قصور ہو گیا ہے پھر (ڈاکٹر) نذیر احمد صاحب سے کہا کہ تم ابھی تک یہیں ہو۔ آج تم ایک ہزار روپے کی ضمانت دے سکتے ہو تو تمہیں داخل کر لیا جائے۔ انہوں نے کہا دے سکتا ہوں۔ چنانچہ ضمانت دے کر داخل ہو گئے حالانکہ اس وقت سہ ماہی امتحان ہو چکا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے خاص طور پر مدد فرمائی اور اس مسبب الاسباب نے بظاہر غیر ممکن حالات میں موافق حالات پیدا کر دیئے۔''

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص 31 تا 32)

ان کے طالب علمی کے زمانے کا ایک اور واقعہ آپ کے بھائی سردار بشیر احمد انجینئر نے داستان حیات صفحہ 273، 274 پر لکھا ہے وہ بھی بڑا ایمان افروز ہے۔

جب ڈاکٹر نذیر احمد کا فائنل امتحان ہوا۔ اس میں پریکٹیکل کے مارکس ان کو 35 ملے۔ ان کو بڑی فکر ہوئی کہ میں اس وجہ سے نہ اول آ سکتا ہوں اور نہ میڈل مل سکتا ہے حالانکہ پہلے تین سالوں کے امتحان میں ہمیشہ اول آتے رہے ہیں۔ حضرت والد صاحب (سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ) کو بڑی پریشانی کا خط لکھا۔ اس کا جو جواب حضرت والد صاحب نے لکھا وہ مجھے انہوں نے دکھایا۔ آپ نے اس میں لکھا ''تم گھبراتے کیوں ہو۔ ہمارا خدا بڑا قادر ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ کیا پتہ تمہارے مارکس 35 کی بجائے 53 ہو جائیں اور تمہاری پوزیشن برقرار رہے۔''

چنانچہ 35 کی بجائے لکھنے والوں نے 53 لکھ دیئے اور یہ اول قرار پائے۔ یہ قول ایسا ہی ہے جیسے لکھا ہے اگر کوئی درویش صفت شخص اللہ کا نام لے کر ایک بات کہہ دے تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دیتا ہے۔ یہ سب برکت حضرت مسیح موعود کے طفیل ملی تھی''۔

ڈاکٹر بننے کے بعد انہیں خلافت ثانیہ میں بالخصوص شاندار خدمات کی توفیق ملی 1935ء میں انہیں حضرت مصلح موعود نے اہل حبشہ کی خدمت کے لئے بھجوایا اس وقت اٹلی اور حبشہ کے درمیان جنگ ہو رہی تھی انہوں نے خلیفۂ وقت کی توقعات کے مطابق ریڈ کراس کے ذریعے عین میدان جنگ میں طبی خدمات سرانجام دیں اور ساتھ ہی

غیر معمولی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

ستمبر 1936ء میں آپ فلسطین اور مصر اور شام کی سیر و سیاحت اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔

1937ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر وہ کینیا چلے گئے اور 1939ء تک کینیا میں رہے۔

1940ء میں حاجیوں کے جہاز ایس ایس رحمانی میں میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے اور بمبئی، جدہ، کراچی کئی بار آنا جانا ہوا۔ اس دوران انہوں نے حج بھی کیا اور مکہ معظّمہ، عرفات، منیٰ، مزدلفہ، جدہ میں مسیح موعود کی بشارات پہنچاتے رہے 1941ء میں ڈلہوزی آ گئے اور پریکٹس کرتے رہے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر انہوں نے ایبے سینیا کے بادشاہ ہیل سلاسی کو خط لکھا کہ جنگ کے دوران ان کی خدمات کے عوض انہیں میڈیکل سروس میں لے لیں آپ 1943ء میں عدن چلے گئے اور ایک سال سرکاری ہسپتال میں سروس کی اور عربوں میں احمدیت کی خوب اشاعت کی۔

اگست 1944ء میں آپ دوبارہ حبشہ چلے گئے اور قائمقام سول سرجن لگ گئے۔ شاہ حبشہ ہیل سلاسی سے کئی بار ان کی ملاقات ہوئی اور عام آدمی سے لے کر شاہی محل تک انہوں نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ 9 سال 1953ء تک انہوں نے حبشہ رہ کر خوب کام کیا۔ اسی دوران 1949ء دسمبر میں ان کی وہ بیٹی پیدا ہوئی جو اب میری بیوی ہے۔ حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی نے 9 سال بعد فروری 1953ء میں ایک ماہ کی چھٹی دی اور وہ پاکستان تشریف لائے اور پھر واپس حبشہ آ گئے۔ جولائی 1953ء میں پادریوں نے ان کی مشنری سرگرمیوں کو دیکھ کر شکایت کی اس ڈاکٹر کو ملک سے نکال دیا جائے۔ حضرت مصلح موعود نے انہیں نیروبی (کینیا) جانے کا ارشاد فرمایا 1953ء سے 1960ء تک آپ کینیا میں رہے۔ ان کے بیوی بچے ساتھ ہی تھے۔

1960ء میں انہوں نے پاکستان چھوڑ کر اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ چلے گئے جہاں سے انہوں نے آنکھوں کے علاج میں مہارت حاصل کی اور 1962ء میں قادیان اور پھر ربوہ جلسہ سالانہ پر حاضر ہوئے اور پھر واپس چلے گئے۔ نو سال برمنگھم میں سرجری کھول کر طبی خدمات کے علاوہ انگریزوں میں خوب دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ جرمنی میں بھی رہے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص288 تا293)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی تو آپ نے پھر اپنے آپ کو پیش کر دیا اور کئی سال سیرالیون اور گھانا میں خدمت کی توفیق پائی وہاں سے فارغ ہو کر لندن آ گئے۔

1984ء میں وقف عارضی کر کے سپین چلے گئے اور خوب دعوت الی اللہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے ابتدائی دو تین سال آپ لندن میں تھے اور حضور کی مجالس عرفان اور سوال و جواب میں شامل ہوتے رہے۔

1987ء میں خاکسار مسقط (سلطنت عمان) میں تھا جب یہ لندن میں بیمار ہو گئے خاکسار کے بیوی بچے ربوہ میں تھے میری اہلیہ ان کی آخری بیماری کے دوران ایک بچی کو لے کر ایمرجنسی میں اپنے والد محترم کی عیادت کے لئے لندن چلی گئی اور 9 نومبر واپس پاکستان آ گئی 27 دسمبر 1987ء کو لندن میں ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا چھوٹا بیٹا ان کا تابوت لے کر پاکستان آیا اور نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ 18 میں ان کی تدفین ہوئی انہوں نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں جو سب صاحب اولاد ہیں اور خاکسار کی اہلیہ کے سوا سب لندن میں ہی مقیم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یکم جنوری 1988ء کے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر کیا اور فرمایا

"نماز کے معاً بعد ایک تو حاضر جنازہ ہے ہمارے سلسلہ کے ایک بہت ہی مخلص فدائی کارکن ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) چند دن پہلے وفات پا گئے ہیں۔ انگلستان کی جماعت ہی صرف ان سے واقف نہیں بلکہ پرانے قادیان کے پروردہ سب احمدی ان کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور مختلف ممالک میں ان کو خدمت دین کی بڑی توفیق ملتی رہی۔ سادہ لوح، سادہ دل، بےنفس انسان جن کا ظاہر اور باطن ایک تھا۔ اس سے زیادہ میرے علم میں ان کی کوئی تعریف نہیں آ سکتی۔ سچے آدمی تھے جو ظاہر تھا وہی باطن تھا نیک دل، نیک نفس، خدمت کرنے والے، ہر قسم کے تکبر سے پاک تھے۔ بہت اچھی طرح اپنے بزرگ باپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی عمر بھر کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے دوسرے بھائیوں اور ان کی اولاد کو بھی اپنے بزرگ حضرت عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے مرحومین ہیں .... ان سب کی نماز جنازہ غائب، مکرم و محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ اکٹھی پڑھی جائے گی۔"

(خطبات طاہر جلد 7 ص19،20)

حضرت خلیفہ ثالث نے ایک بار فرمایا "سب سے بہتر چیز جو مَاقَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:19) کے زمرہ میں آتی ہے وہ اللہ کی راہ میں اس نے دین کی خدمت کرنا ہے۔"

(خطبات ناصر جلد دہم ص662)

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ چکوال کے ایک قدیم اعوان احمدی گھرانے سے تھیں ان کے والد صاحب کا نام ملک کرم دین صاحب مومن تھا جب خاکسار اٹک میں تھا تو مکرم ملک مبارک احمد صاحب اعوان نے بتایا کہ اعوان قوم میں یہ رشتہ ان کے والد حضرت ملک نور خان صاحب (رفیق مسیح موعود) نے کروایا تھا۔ دراصل ملک نور خان صاحب نے 1899ء میں احمدیت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب کے ذریعے ہی قبول کی تھی 16 دسمبر 1933ء کو بارات دلہن کو لے کر چکوال سے واپس قادیان آئی تھی۔ غلام فاطمہ صاحبہ کی شادی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ساتھ اور ان کی بہن عائشہ کی شادی ان کے بھائی سردار بشیر احمد صاحب سے ایک ہی روز ہوئی تھی خاکسار کی خوشدامن صاحبہ ایک لمبا عرصہ محلّہ دارالصدر غربی (حال شمالی) میں لجنہ اماء اللہ کا کام کرتی رہیں۔ خاندان مسیح موعود سے بھی چندے وہی وصول کر کے لاتی تھیں ان کی وفات پر لجنہ اماء اللہ دارالصدر غربی نے ایک قرارداد تعزیت منظور کر کے الفضل میں چھپوائی تھی۔ ان کی وفات 22 جنوری 1978ء لندن میں ہوئی تھی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی (قطعہ 13) وفات کے وقت عمر 63 سال تھی ان کی وفات کے بعد ایک بار راولپنڈی بیت النور میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع (قبل از خلافت) خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے اجتماع پر مرکزی نمائندہ بن کر آئے ان سے جب ملاقات ہوئی تو فرمایا "آپ کی ساس صاحبہ کا بہت افسوس ہوا ہمارے گھر چندہ لینے آتی تھیں۔"

حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) نے خدائی اشارے سے کہا تھا کہ اب میں اس خاندان کا نیا آدم ہوں کیونکہ ان کے آبائی سکھ خاندان کی نسل خدا نے ختم کر دی۔ انہیں خدا تعالیٰ نے چھ بیٹے اور سات بیٹیاں دیں۔ بیٹوں میں سے بڑے ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب تھے جن کی اولاد درج ذیل ہے۔

1۔ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب (لندن)

2۔ سردار رفیق احمد صاحب (لندن) میں 2006ء میں وفات پائی۔

3۔ حنیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا ادریس بیگ صاحب مرحوم (لندن)

4۔میجر (ر) سردار خلیل احمد صاحب (لندن)

5۔سردار رشید احمد صاحب (لندن)

6۔مریم محمود صاحبہ اہلیہ خاکسار ربوہ

7۔سردار نصیر احمد صاحب (لندن)

8۔صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید (لندن)

8۔صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب جاوید صاحب (لندن)

9۔ راشدہ صاحبہ اہلیہ پروفیسر ڈاکٹر منور احمد صاحب (لندن)

سردار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے ایک شادی ایک جرمن خاتون سے بھی کی انہیں خوب دین سکھایا انہیں حضرت خلیفہ رابع کے لندن میں قیام کے دوران دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کا خوب موقع ملتا رہا۔ آپ کے ساتھ وہ سیرالیون اور گھانا میں ہاتھ بٹاتی رہیں۔ ان کا نام پہلے Juliane Koopmann تھا اور احمدی ہونے کے بعد جمیلہ رکھ دیا گیا اور ڈاکٹر صاحب نے خدیجہ رکھ دیا۔ ان پر خاکسار کا ایک مضمون 16 مارچ 2001ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت قاضی عبدالرحیم

صاحب سکنہ ٹرپئی

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب کے قبول احمدیت کا ذکر اس طرح ہے:

سنا کہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد بڑا پارسا، پرہیزگار اور اہل اللہ شخص ہے، اس بات کے سننے سے میرے دل میں مرزا صاحب کی زیارت کا شوق ہوا جب میں قادیان میں آیا تو اسی وقت ایک شخص ضعیف العمر خوش صورت ساتھ تحفہ تحائف کے بمبئی سے آیا تھا ہم نے اپنے آنے کی اطلاع حضرت مرزا صاحب کے پاس بھیجی تب ایک آدمی باہر آیا اور ہمیں ایک مکان میں بٹھا گیا تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے بمبئی سے جو شخص آیا تھا اسے بلایا اور بعد میں کمترین کو بھی بلا لیا، کمترین کو تو حضور نے تلاوت قرآن شریف کی تاکید فرمائی اور پھر بہت مدت تک پُر اثر وعظ فرماتے رہے، اثناء وعظ میں آپ دفعۃً اٹھ کھڑے ہوئے اور جلدی جلدی سیڑھیوں سے اُترے ہم دونوں مسافر بھی ان کے ہمراہ ہوئے، ڈھاب کے شرقی کنارے پر زمینداروں نے ایک گڑھا کھیتوں کو پانی دینے کے لیے بنایا ہوا تھا اس میں ایک لڑکا آٹھ نو برس کا ڈوبا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ ننگا تھا آپ نے فرمایا اسے باہر نکالو ہم نے اسے نکالا اس وقت وہ لڑکا زندہ مگر بےہوش تھا اس کے پیٹ میں پانی بھرا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کے پیٹ سے پانی نکالو اور دریافت کر کے جس کا لڑکا ہے اسے دے دو۔ پھر آپ واپس مکان پر تشریف لائے اور پھر آپ نے اس بات کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اعلام الٰہی سے گئے تھے اور آپ نے یہ کام خدا کے حکم کے ماتحت کیا۔

(بدر 11 فروری 1909ء صفحہ 3 کالم 1)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرمہ ڈاکٹر امۃ المجیب صاحبہ صدر لجنہ لاس اینجلس E امریکہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے بھانجے مکرم طارق شمیم خواجہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ صاحب و محترمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر حلقہ G-8/1-2 لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی تقریب شادی مکرمہ ڈاکٹر عائشہ عفت سعید صاحبہ بنت محترمہ قدسیہ صاحبہ ومحترم خالد سعید صاحب کے ساتھ 9 جولائی 2011ء کو راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اگلے دن اسلام آباد میں دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ دلہا اور دلہن حضرت بابو روشن دین صاحب یکے از 313 رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے راحت کا موجب ہو اور عزیزان کی خوشی اور خوشحالی کا باعث ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی نسل کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب لاہور کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ ڈاکٹر امۃ المجیب صاحبہ صدر لجنہ لاس اینجلس E امریکہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب مرحوم صدر لجنہ شہر ملتان 15 جولائی 2011ء کو وفات پا گئیں۔ والدہ صاحبہ امریکہ سے اپنے نواسے کی شادی میں شرکت کیلئے اسلام آباد، پاکستان تشریف لائی تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں 16 جولائی 2011ء کو جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعا کروائی۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں اپنے پیار کی جنت میں جگہ دے۔ آمین

نکاح

مکرم صفی الرحمٰن خورشید سنوری صاحب مربی سلسلہ مینیجر نصرت آرٹ پریس تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی مکرمہ حسیبہ قریشی صاحبہ بنت مکرم منیر احمد ناز قریشی صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید تبشیر احمد صاحب مرحوم مقیم برطانیہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر۔

جبکہ دوسری نواسی مکرمہ عدیلہ نصرت قریشی صاحبہ بنت مکرم منیر احمد ناز صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مکرم ابرار احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ کے ساتھ مبلغ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے 7 جولائی 2011ء کو بیت المبارک میں کیا۔

عزیزہ عدیلہ نصرت کی رخصتی مورخہ 15/جولائی 2011ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال میں ہوئی اور رخصتی کے موقع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کے موقع پر دعا محترم اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے کروائی۔ دونوں بچیوں کا تعلق حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری سابق آنریری کارکن دفتر وقف عارضی کی نسل سے ہے۔ اور مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ جسم میں دردوں کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سابق صدر حلقہ سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ (ر) دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد بزرگوار مکرم مرزا عبدالعزیز صاحب ابن مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب مرحوم دفعدار درویش قادیان فتح پور تحصیل وضلع گجرات چند روز بعارضہ دردگردہ بیمار رہ کر مورخہ 11 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر اندازاً اٹھانوے سال چار ماہ تھی۔ اسی دن 11 بجے قبل دوپہر آپ کی نماز جنازہ مکرم مقبول حسین ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں مقامی اور اردگرد کی احمدی جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ پھر اپنے آبائی قبرستان میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب مذکور نے ہی دعا کرائی۔ آپ اپنے پانچ بھائیوں میں سے سب سے بڑے تھے۔ آپ بڑے صابر وشاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک سگے بھائی اہلیہ محترمہ، بڑے بیٹے اور دو بیٹیوں کی وفات کے صدمے برداشت کئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کی ادائیگی میں بڑے پابند تھے جب تک ہمت رہی چل کر بیت الذکر میں باجماعت نماز پڑھتے رہے۔ ہر سال باقاعدگی سے روزے رکھا کرتے تھے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھا کرتے تھے نیز مرکز کی طرف سے مالی تحریکات میں حسب استطاعت حصہ لیا کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم بالعموم روزانہ کیا کرتے تھے دوران تلاوت دعا کا ترجمہ کاغذ پر نوٹ کر لیا کرتے۔ بعدہ وہ دعا بار بار پڑھتے رہتے تھے۔

آپ بڑے ہی مشفق اور محبت کرنے والے تھے۔ آپ اپنی اولاد کی دین ودنیا میں کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ خاکسار کو اندرون و بیرون پاکستان ایک لمبا عرصہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام کی توفیق ملی ہے جس دوران آپ کے دعاؤں سے بھرپور خطوط ملا کرتے تھے شاید یہی وجہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے پردیس میں کامیابی عطا فرمانے کے ساتھ اپنی حفاظت میں رکھا اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھا۔ الغرض آپ کا وجود بڑا ہی بابرکت وجود تھا جس کے جانے سے ہم سب دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے، تین بیٹیاں اور متعدد پڑپوتے، پڑپوتیاں، پڑنواسے، پڑنواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے نیز ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین

حضرت میاں محمد اکبر صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

حضرت میاں محمد اکبر بٹالہ میں دوکانداری/ٹھیکیداری کرتے تھے۔ آپ کے والد منشی محمد ابراہیم صاحب تھے۔ آپ کے تین اور بھائی بھی تھے۔ آپ کی بیعت 1889ء کی ہے۔ براہین احمدیہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھ کر احمدی ہوئے۔

آخری بیماری میں قادیان آ گئے۔ حضرت مسیح موعود آپ کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے۔ آپ بہت مخلص اور شیدائی احمدی تھے۔ حضرت مولانا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے آپ کو بٹالہ کا آدم قرار دیا۔

براہین احمدیہ آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ سالانہ کی فہرست، آریہ دھرم میں دستخط کنندگان اور سراج منیر میں چندہ مہمان خانہ، تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی، کتاب البریہ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں آپ کا ذکر ہے۔

قادیان جانے والے مہمان آپ کے ہاں ٹھہرتے تھے۔ آپ ان کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ اسی طرح قادیان کی ریلوے بلٹیاں اور دیگر تعمیراتی و سامان خورونوش آپ قادیان پہنچاتے تھے۔

آپ کی وفات 23 جولائی 1900ء کو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور قادیان میں تدفین ہوئی۔

آپ کے تین بیٹے (1) حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب (2) حضرت محمد اسمٰعیل صاحب (ان کے ایک بیٹے مکرم محمد جمال صاحب سابق انسپکٹر نظارت مال) (3) حضرت محمد یعقوب صاحب۔

آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے (مربی اصلاح وارشاد مقامی) کے تایا تھے۔

اعلان داخلہ

CMH لاہور میڈیکل کالج نے ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت: ایف ایس سی پری میڈیکل کم از کم 60 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 ستمبر 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ www.cmhlahore.edu.pk وزٹ کریں۔ فون نمبر: 042-36605550

(نظارت تعلیم)

نور آملہ
سکری و خشکی ختم کرتا ہے، بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

پاکستان کی امداد مکمل بند کرنے کی تجویز

مسترد امریکی کانگریس کے ایوان نمائندگان کی خارجہ امور کمیٹی نے اسلامی عسکریت پسندوں سے مبینہ رابطوں کی بناء پر پاکستان کی ہر قسم کی امداد بند کرنے کی تجویز بھاری اکثریت سے مسترد کرتے ہوئے فوجی اور سویلین امداد کو وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کی طرف سے پاکستان کے تعاون کی تصدیق سے مشروط کرنے کی منظوری دی ہے۔

انجم عقیل ایف آئی اے کے حوالے

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی انجم عقیل خان کو فراڈ کیس میں سینئر سول جج اسلام آباد محمود ہارون خان نے مزید چار روزہ جسمانی ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کر دیا۔ جبکہ انجم عقیل کے وکیل راجہ انعام ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا کہ فراڈ کیس میں شالیمار پولیس سٹیشن کی پولیس انجم عقیل کو پہلے ہی بے گناہ قرار دے چکی ہے۔ انہیں اب صرف سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

گیس صارفین پر فیڈرل ٹیکس لگانے کا

فیصلہ حکومت نے مہنگائی اور بے روزگاری کے بعد ایک اور بھاری ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جس کے نتیجے میں حکومت کو 50 ارب روپے کی آمدن ہوگی گھریلو صارفین کے ماہانہ بلوں میں 200 روپے اضافہ ہو جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ نیا ٹیکس لگنے سے نہ صرف چیزوں کی پیداواری لاگت بڑھ جائے گی بلکہ بجلی بھی مہنگی ہونے کا خدشہ ہے۔

رمضان پیکیج ، 20 کلو آٹے کا تھیلا

415 روپے میں ملے گا وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی زیر صدارت منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں عوام کو رمضان المبارک کے دوران اعلیٰ معیار کی اشیائے ضروریہ کی رعایتی نرخوں پر فراہمی کیلئے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا گیا ہے۔ صوبے کے 325 رمضان بازاروں میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 415۔ 10 کلو کا 210 اور کھلی مارکیٹ میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 440 جبکہ 10 کلو کا 220 روپے میں دستیاب ہوگا۔

بھارت کا ’’پراھار‘‘ میزائل کا تجربہ

بھارت نے زمین سے زمین تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل ’’پراھار‘‘ کا تجربہ کیا ہے۔ میزائل 150 کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ 16 و 17 جولائی 2011ء کو 16 ویں سالانہ علمی مقابلہ جات اور 10 ویں سالانہ ورزشی مقابلہ جات جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات میں اضلاع کو تجنید کے لحاظ سے تین کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یعنی 500 تک تجنید والے اضلاع، 500 سے 1000 تک کی تجنید والے اضلاع اور 1000 سے اوپر کی تجنید والے اضلاع پہلی کیٹیگری کے اضلاع کو 3۔اطفال، دوسری کو 7۔اطفال اور تیسری کیٹیگری والے اضلاع کو 10۔اطفال شامل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

ان مقابلہ جات میں 40۔اضلاع سے 210 اطفال اور 59 نگران صاحبان نے شرکت کی۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی نداء، تقریر اردو، تقریر انگریزی کے مقابلے معیار کبیر اور معیار صغیر میں الگ الگ کروائے گئے۔ جبکہ مطالعہ کتب، حفظ ادعیہ اور بیت بازی کے مقابلہ جات کا ایک ہی معیار رکھا گیا تھا۔

مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے انعامی وظیفہ اطفال کے مقابلہ کا بھی دوبارہ اجراء کیا گیا ہے۔ یہ مقابلہ 1983ء تک اجتماعات اطفال الاحمدیہ کے موقع پر کروایا جاتا رہا تھا۔ اس مقابلہ کا نصاب مجلس انصاراللہ پاکستان نے تیار کیا تھا۔ یہ مقابلہ دو حصوں میں تحریری امتحان اور کوئز پر مشتمل تھا۔ جو کہ مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر نگرانی کروائے گئے۔ اس مقابلہ میں اول انعام مبلغ بارہ ہزار روپے اسد شہزاد ربوہ نے اور دوم انعام مبلغ چھ ہزار روپے ابتسام احمد کراچی نے حاصل کیا۔ اس مقابلے کے تحریری حصہ میں 179 اطفال نے شرکت کی جن میں 21 منتخب اطفال کا کوئز ہوا۔

اجتماعی ورزشی مقابلہ جات میں والی بال، رسہ کشی، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس اور انفرادی ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، اور ثابت قدمی کے مقابلے معیار صغیر اور معیار کبیر کے الگ الگ کروائے گئے۔

مورخہ 16 جولائی 2011ء کو صبح 7 بجے ان مقابلہ جات کا افتتاح مکرم امین الرحمٰن صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کیا اور مورخہ 17 جولائی کو نماز ظہر سے قبل اختتامی تقریب نور ہاسٹل میں منعقد ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے۔ تلاوت نظم اور وعدہ اطفال کے بعد مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے پروگرام کی مکمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور اطفال کو نصائح کیں۔ اس پروگرام کے لئے اطفال کے قیام وطعام کا انتظام نور ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ میں کیا گیا تمام اطفال نے پورے نظم وضبط اور پُرسکون ماحول میں ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ تربیتی حصہ میں نمازوں کا پنجوقتہ انتظام کے علاوہ انفرادی نماز تہجد کیلئے بھی اطفال کو بیدار کیا جاتا رہا۔

علمی مقابلہ جات میں معیار صغیر کے بہترین طفل سدید احمد فیصل آباد، معیار کبیر کے ولید احمد ربوہ اور بہترین ایتھلیٹ مبارک احمد طاہر ربوہ قرار پائے۔ جبکہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں مجموعی طور پر ربوہ بہترین ضلع قرار دیا گیا۔ تینوں کیٹیگریز کے لحاظ سے بھی عمدہ کارکردگی پر انعامات دیئے گئے۔ کیٹیگری 1 میں راولپنڈی 2 میں کراچی اور 3 میں لاہور اول رہے۔

دعا کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ اور اس کے بعد تمام شاملین کو ظہرانہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام اطفال کو اپنے علمی و تربیتی معیار کو بڑھانے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالباسط صاحب معلم وقف جدید چونترہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی کے تین بیٹے ثمر احمد واقف نو، امر احمد اور الیان احمد جن کی عمریں بالترتیب 8 سال، 6 سال اور تقریباً 5 سال ہیں۔ جوں جوں بڑے ہو رہے ہیں۔ ان کو چلنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ بیٹھ جاویں تو اٹھنا مشکل ہے۔ چلتے چلتے گر پڑتے ہیں علاج جاری ہے تاحال افاقہ نہیں۔ ان کے دو ماموں کو بھی یہی پرابلم تھی پہلے بالکل تندرست اور پھر چلنے سے بالکل معذور اور اسی حالت میں بڑی تکلیف سے ان کی وفات ہوئی۔ لڑکیوں میں یہ پرابلم نہیں ہے۔ بالکل تندرست ہیں صرف لڑکوں میں پرابلم ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے ان پیارے بچوں کی صحت یابی کیلئے دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہوں۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جولائی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:13

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر
0321-7709883

FR-10